SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444

Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 337 Tuesday 3rd December 2024 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۳۷ مورخہ، ۳/ دسمبر ۲۰۲۴ء، بروز منگل، ۳۰/ جمادی الاول ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲/ روپے، صفحات: ۴

4 دسمبر کو مہاراشٹر کے نئے وزیر اعلیٰ کا اعلان

بی جے پی قانون ساز پارٹی لیڈر کے انتخاب کے لیے مرکزی مبصر مقرر مرکزی وزیر نرملا سیتارامن-وجے روپانی نئے گروپ لیڈر کا انتخاب کریں گے۔ 5 دسمبر کو ہونے والی تقریب حلف برداری کے لیے بھرپور تیاریاں شروع

ممبئی 2 / دسمبر (عزیز اعجاز) مہاراشٹر کے نئے وزیر اعلیٰ کے نام کا اعلان بدھ 4 / دسمبر کو کیا جائے گا۔ اور اگلے دن 5 / دسمبر کو جنوبی ممبئی کے آزاد میدان میں حلف برداری کی تقریب ہوگی۔ اس میں وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سمیت 20 / بی جے پی حکومت والی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ شرکت کریں گے۔ بی جے پی نے ابھی تک وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لیے چہرے کا فیصلہ نہیں کیا ہے لیکن دیویندر فڈنویس کا نام تقریباً طے سمجھا جا رہا ہے۔ بی جے پی قیادت نے 4 / دسمبر کو لیجسلیچر پارٹی لیڈر کے انتخاب کے لیے مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن اور گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ وجے روپانی کو مرکزی مبصر مقرر کیا ہے۔ بی جے پی لیجسلیچر پارٹی کی میٹنگ صبح 10 / بجے ودھان بھون کے سنٹرل ہال میں ہونے کا امکان ہے۔ دوسری جانب این سی پی لیڈر اجیت پوار ممبئی سے نئی دہلی کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہاں وہ بی جے پی لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔ بی جے پی کے جنرل سکریٹری ارون سنگھ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ پارٹی کے پارلیمانی بورڈ نے مہاراشٹر میں پارٹی لیجسلیچر پارٹی لیڈر کے انتخاب کے لیے وجے روپانی اور نرملا سیتارمن کو مرکزی مبصر مقرر کیا ہے جو ایم ایل اے لیڈر منتخب کیے جائیں گے وہ ان کی ریاست سے ہوں گے۔ یہ تقریباً طے ہے کہ یہ اگلا وزیر اعلیٰ بنے گا۔ 5 / دسمبر کو مہاوتی حکومت کی حلف برداری کی تقریب کے لیے بڑے پیمانے پر تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ 5 دسمبر کو شام 5 بجے آزاد میدان میں ہونے والی حلف برداری کی تقریب میں وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ، 20 / سے زیادہ بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ 40 / سے 50 / ہزار لوگوں کی شرکت کا امکان ہے۔ تقریب میں تقریباً دو ہزار وی آئی پیز کی شرکت کا امکان ہے۔ حلف برداری کی تقریب کے لیے آزاد میدان میں تین اسٹیج بنائے جا رہے ہیں۔ مرکزی اسٹیج پر وزیر اعظم اور دیگر ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ بیٹھیں گے۔ اس کے ساتھ ہی بنے اسٹیج پر تمام اولیاء کرام بیٹھیں گے۔ ایک اور پلیٹ فارم پر ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا۔ مرکزی اسٹیج کے پڑوس میں ایم پی اور ایم ایل ایز کے بیٹھنے کا انتظام کیا جائے گا۔ مرکزی اسٹیج کے سامنے وی وی آئی پی کے بیٹھنے کا انتظام کیا جائے گا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق حلف برداری کی تقریب میں پیاری بہنوں کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ بی جے پی نے نائب وزیر اعلیٰ کا عہدہ اپنی دو اتحادی شیوسینا اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کو دینے پر غور کیا ہے۔ نگراں وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا ہے کہ بی جے پی وزیر اعلیٰ بننے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالے گی۔ اسمبلی انتخابات میں مہاوتی اتحاد کو بھاری اکثریت ملی ہے۔ حکمران اتحاد نے 288 / میں سے 236 / نشستیں حاصل کی ہیں۔ اپوزیشن اتحاد مہاوکاس اگھاڑی صرف 48 / سیٹوں پر سمٹ گئی۔

سنبھل جامع مسجد پر اب محکمہ آثارِ قدیمہ کا دعویٰ

سنبھل کی شاہی جامع مسجد پر اب محکمہ آثار قدیمہ نے اپنا دعویٰ پیش کر دیا ہے۔ تاریخی عمارتوں کی دیکھ ریکھ والے ادارہ نے ذیلی عدالت میں داخل کئے گئے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ سنبھل کی جامع مسجد کو ان عمارتوں میں شامل ہے جو ثقافتی ورثہ ہیں اور جس کے تحفظ کی ذمہ دار محکمہ آثار قدیمہ (اے ایس آئی) کی ہے۔ اس بنیاد پر اے ایس آئی نے مغلیہ دور کی اس مسجد کے مکمل کنٹرول کا مطالبہ کیا ہے جس میں اس کے انتظامی امور بھی شامل ہے۔ اے ایس آئی کے وکیل وشنو شرما نے بتایا کہ ایجنسی نے اپنی رپورٹ جمعہ کو داخل کر دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسے سروے کے وقت مسجد کمیٹی مقامی افراد کے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایجنسی کے مطابق اس مسجد کو ۱۹۲۰ء میں محکمہ آثار قدیمہ کے زیر تحفظ عمارتوں میں شامل کر دیا گیا تھا اور اس تک عوامی رسائی محکمہ آثار قدیمہ کے ضوابط سے مشروط ہے۔ محکمہ نے کہا ہے کہ مسجد کا کنٹرول اور نظم و نسق اس کے پاس رہنا چاہئے جس میں ڈھانچے میں کسی بھی طرح کی تبدیلی وغیرہ شامل ہے۔

کسانوں کا دہلی مارچ ایک ہفتے کیلئے موخر

پنجاب کی کسان تنظیموں نے پیر کو دہلی کی سرحد پر رکاوٹیں توڑ کر آگے بڑھنے کے چند ہی گھنٹوں بعد حکومت کی درخواست اور یقین دہانی پر اپنے قدم پیچھے لے لئے ہیں۔ بھارتیہ کسان پریشد سمیت کئی کسان تنظیموں نے نئے زرعی قوانین کے تحت منصفانہ معاوضہ اور فوائد کا مطالبہ کرتے ہوئے نوئیڈا سے دہلی کی طرف مارچ کیا تو پولیس نے بھاری رکاوٹیں کھڑی کر دی تھیں۔ بات چیت کے بعد کسان لیڈروں نے دہلی کوچ کو ایک ہفتہ کیلئے موخر کر دیا ہے۔ اس درمیان کسان تنظیموں نے حکومت کو ایک ہفتہ میں ان کے مطالبات کو تسلیم کرنے کی مہلت دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بھارتیہ کسان پریشد کا مارچ ۲/ دسمبر کو نوئیڈا سے شروع ہو کر دہلی پہنچنا تھا جس میں دیگر تنظیموں کے ساتھ ۶/ دسمبر کو دہلی کی طرف مارچ کرنے کا منصوبہ تھا۔ اس مظاہرے میں پنجاب ہریانہ سرحد پر موجود کسانوں کی شرکت بھی ہونی تھی۔ کسانوں کے اہم مطالبات میں ایم ایس پی گارنٹی، قرض کی معافی، پنشن، پچھلے احتجاج کے دوران درج کئے گئے پولیس مقدمات کی واپسی اور لکھیم پور کھیری تشدد کے متاثرین کو انصاف کی فراہمی ہے۔ مارچ موخر کئے جانے کے باوجود کسان دلت پریرنا کے مقام پر دھرنا جاری رکھیں گے سنیوکت کسان مورچہ کے ساتھ تقریباً ۱۰/ کسان تنظیمیں اس احتجاج میں شامل ہیں۔ اس سے قبل کسان نوئیڈا کے مہامایا فلائی اوور کے پاس دوپہر میں جمع ہوئے۔ کسانوں کی پولیس سے معمولی نوک جھونک بھی ہوئی۔ پولیس نے کسانوں کو دہلی جانے سے روکنے کیلئے چلہ بارڈر پر جگہ جگہ رکاوٹیں کھڑی کی تھیں، لیکن کسانوں نے پولیس کی رکاوٹیں ہٹادیں۔

عالمی ایڈز ڈے کے موقع پر آگاہی ریلی کو زبردست پذیرائی

بیڑ، 2 دسمبر (پریس ریلیز): عالمی ایڈز ڈے کے موقع پر آج شری چھترپتی شیواجی مہاراج چوک سے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر سماجی انصاف بھون تک ایڈز سے بچاؤ کی آگاہی ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی کو خاص طور پر نوجوانوں کی جانب سے زبردست پذیرائی ملی۔ ریلی کا افتتاح ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے رکن سکریٹری جی جی سونی، ضلع ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر اُلہاس گنڈال اور ضلع سرجن ڈاکٹر اشوک تھورات نے سبز جھنڈی دکھا کر کیا۔ ریلی میں کالج کے طلباء و طالبات، ریڈ ربن کلب کے اراکین، روٹری کلب کے صدر، انر وہیل کلب کے اراکین، انفنٹ انڈیا کے نمائندے، مختلف سرکاری دفاتر کے افسران اور ملازمین، مختلف غیر سرکاری تنظیموں کے عملے، سماجی کارکنوں اور ہر طبقے کے شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر تمام شرکاء کو ایڈز سے پاک زندگی گزارنے کا حلف دلایا گیا۔ اختتامی کلمات کے دوران ڈاکٹر اشوک تھورات نے اپیل کی کہ ایچ آئی وی/ ایڈز آگاہی ریلی کے ذریعے فراہم کردہ معلومات معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچائی جانی چاہیے۔ اس کے بعد ریلی میں حصہ لینے والے اسکولوں، کالجوں اور غیر سرکاری تنظیموں کو شرکت کے سرٹیفکیٹ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ سماجی کارکن ڈاکٹر ارون راؤت اور تتواشیل کامبلے کے علاوہ روٹری کلب کے صدر نتین گوپن نے نوجوانوں کو رہنمائی فراہم کی۔ اشوک تانگڑے نے گیتوں کے ذریعے طلباء کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ پروگرام کا آغاز ضلع پروگرام آفیسر سہاس کلکرنی کے تعارف سے ہوا، جبکہ راجشری ہیوریکر نے نظامت کی۔ ایف آر فاروقی نے شکریہ ادا کیا۔

ایکناتھ شندے نے تمام ملاقاتیں منسوخ کر دیں پارٹی ترجمان کا دعویٰ، کوئی مٹینگ نہیں

وزیر داخلہ کے عہدہ کو لے کر تنازعہ برقرار

ممبئی 2 / دسمبر (عزیز اعجاز) نگراں وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے ستارہ ضلع میں اپنے گاؤں سے واپس تھانے پہنچ گئے ہیں۔ آج شیوسینا کے نومنتخب ایم ایل ایز کی میٹنگ بلائی گئی تھی، لیکن یہ میٹنگ منسوخ کر دی گئی۔ تاہم شندے گروپ کے ترجمان نے دعویٰ کیا کہ آج کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔ بتایا جاتا ہے کہ قائم مقام وزیر اعلیٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ڈاکٹروں کے آرام کا مشورہ دینے کے بعد ایکناتھ شندے نے تمام ملاقاتیں منسوخ کر دیں۔ تاہم دیر شام، بی جے پی لیڈر گریش مہاجن کارگزار وزیر اعلیٰ سے ملنے کے لیے تھانے کی رہائش گاہ پہنچے۔ دریں اثناء شندے گروپ کے لیڈر دیپک کیسرکر نے دعویٰ کیا کہ ایکناتھ شندے مہاوتی کے ساتھ ہیں۔ بہرکیف یہ بات یقینی ہے کہ ریاست کا وزیر اعلیٰ بی جے پی بنے گا، ایسے میں بڑا سوال یہ ہے کہ نئی حکومت میں ایکناتھ شندے کا کردار کیا ہوگا؟ شندے نے وزیر اعلیٰ کی کرسی کے بدلے وزارت داخلہ کا مطالبہ کر کے بی جے پی کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ بی جے پی ہوم اور ریونیو جیسے بڑے محکموں کو اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے۔ ریاست میں چیف منسٹر اور دو ڈپٹی چیف منسٹرس کا پیٹرن جاری رہنے کا امکان ہے۔ ایسے میں ایسا مانا جا رہا ہے کہ ایکناتھ شندے کو نائب وزیر اعلیٰ اور شہری ترقی کا محکمہ دے کر انہیں منانے کی کوشش کی جائے گی۔ شنڈے گروپ کو 12 یا 13 وزارتی عہدے مل سکتے ہیں۔ ریاست میں نئی حکومت کی تشکیل کو لے کر بی جے پی میں کافی ہلچل مچی ہوئی ہے، وہیں شیوسینا کے شندے خیمہ میں خاموشی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شندے کے خیمہ میں کئی ایسے ایم ایل اے ہیں جو وزیر کے عہدہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

400 کروڑ کے بنک فراڈ میں مطلوب چندولال بیانی کی خودسپردگی

بیڑ (نامہ نگار) بیڑ ضلع کے پرلی تعلقہ کے راجھستان کوآپریٹو بنک کے صدر چندولال بیانی 400 کروڑ کے فراڈ میں پولیس کو مطلوب تھے ان پر الزام ہیکہ فکس ڈپازٹ پر زیادہ سود کا لالچ دے کر انہوں نے اپنے گاہکوں کو گمراہ کیا اس ضمن میں مزید تفصیلات کے مطابق چندولال بیانوی، جن پر سیکڑوں جمع کنندگان کو زائد سود کا لالچ دے کر دھوکہ دینے کا الزام ہے، نے پیر (2 دسمبر) کو امباجوگائی عدالت میں خودسپردگی کر دی۔ گیانرادھا ملٹی اسٹیٹ اسکینڈل کے بعد راجستھانی ملٹی اسٹیٹ کوآپریٹو سوسائٹی میں بے ضابطگیاں بھی منظر عام پر آئی تھیں۔ بیانوی اور ان کے ڈائریکٹرز بورڈ نے سرمایہ کاروں سے کروڑوں روپے کی جمع پونجی وصول کی تھی۔ تاہم، وہ ان رقوم کی واپسی میں ناکام رہے، جس کے نتیجے میں جمع کنندگان کی جانب سے شکایات کا انبار لگ گیا۔ نتیجتاً، مختلف تھانوں میں بیانوی اور ان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے خلاف مقدمات درج کیے گئے۔ چندولال بیانوی ان مقدمات میں کئی مہینوں سے مفرور تھے۔ پیر کو انہوں نے خود عدالت میں پیش ہو کر سرنڈر کر دیا۔ ذرائع کے مطابق عدالتی کارروائیاں جاری ہیں اور جلد ہی ان کی گرفتاری متوقع ہے۔ فی الحال گیانرادھا کوآپریٹو سوسائٹی کے سریش کٹے اور مجاؤ کوآپریٹو سوسائٹی کے ببن شندے جیل میں ہیں۔ جمع کنندگان کو ان کی رقم واپس دلوانے کے لیے انتظامیہ پر شدید دباؤ ہے۔

ارجن کھوتکر کے ریاستی وزیر بننے کے قوی امکانات

ایکناتھ شندے سے کی خصوصی ملاقات، ۵ دسمبر کو ریاستی حکومت کی تشکیل

جالنہ (محمد اظہر فاضل) ریاستی اسمبلی انتخابات میں پورے مہاراشٹر میں مہایوتی آگھاڑی نے کلین سویپ کرتے ہوئے مخالف مہاوکاس آگھاڑی کو زبردست شکست سے ہمکنار کرتے ہوئے انکے متحدہ وجود پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔۔ اس انتخابات میں جہاں ریاست میں مہایوتی نے زبردست واپسی کی وہی جالنہ ضلع میں تمام نشستوں پر مہایوتی آگھاڑی کے امیدواروں نے زبردست کامیابی حاصل کی۔۔ جسمیں نارائن کوچے بدنا پور عنبڑ، حکمت راؤ اڑان عنبڑ گھن ساونگی، سنتوش دانوے بھوکردن، ارجن راو کھوتکر جالنہ تو ببن راؤ لونیکر پرتور نے جیت کو اپنی جھولی میں کھیں چ لانے میں کامیابی حاصل کی۔ پانچ دسمبر کو ریاستی حکومت کی تشکیل ہونے جا رہی ہے۔ جس کے چیف منسٹر اور وزراء پر پورے ملک کی نظریں جمی ہوئی ہے۔ ایسی امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ جالنہ کے کم از کم تین اراکین اسمبلی ریاستی وزیر بن سکتے ہیں۔۔ جن میں ببن راو لونیکر، سنتوش دانوے اور جالنہ کے ارجن کھوتکر کے ناموں کی سرخیاں میڈیا پر گشت کر رہی ہے۔۔ جالنہ ۱۰۱ حلقہ میں گزشتہ بیس سالوں سے باری باری کانگریس کے کیلاش گورنٹیال تو کبھی شیوسینا کے ارجن کھوتکر منتخب ہونے کا نظارہ دیکھنے کو ملتا رہا ہے اور اس مرتبہ بھی یہی نظارہ دیکھنے کو ملا۔۔ اس پورے سیاسی منظر نامے میں بھونچال لاتے ہوئے آج جالنہ رکن اسمبلی ارجن کھوتکر نے سابق وزیر اعلی ایکناتھ شنڈے کی رہائش گاہ پر ان سے خصوصی ملاقات کی کافی دیر چلی اس ملاقات میں جب صحافیوں نے کھوتکر کو پوچھا کہ کیا اس مرتبہ آپ پھر وزیر بن سکتے ہے؟ تو انھوں نے بتایا کہ ریاستی وزیر اعلی کی طبیعت خراب چل رہی ہے اور وہ ابھی ابھی ٹھیک ہو کر ممبئی تشریف لائے ہے ہماری ملاقات بس عیادت کے لئے تھی۔ مزید انھوں نے کہا کہ ہم نے ریاستی سطح پر تنظیمی ڈھانچہ اور ریاست کے عوام کی حکومت سے وابستہ امنگوں و خواہشات پر گفتگو کی جسمیں ریاستی وزیر کے عہدہ کا کوئی معاملہ نہیں تھا۔۔ واضح رہے کہ پانچ مرتبہ رکن اسمبلی بننے پر دو وقت وہ ریاستی حکومت میں اہم وزارتی عہدے کی ذمہ داری نبھا چکے ہے اور پانچویں مرتبہ بھی وہ منتخب ہوئے ہے تو انکا ریاستی وزیر بنا تقریباً طئے سمجھا جا رہا ہے۔۔ اس الیکشن میں انھوں نے مہاوکاس آگھاڑی کانگریس کے امیدوار کیلاش گورنٹیال کو اس وقت زبردست شکست دی جب ہر سو مہا وکاس آگھاڑی کی حکومت بننے کی فضاء سازگار بتائی جا رہی تھی۔ حکومت سازی سے کچھ دن قبل ان کا چیف منسٹر سے ملاقات کرنے سے شہریان میں انکے ریاستی وزیر بننے کے چرچے زور پکڑتے جا رہے ہیں۔۔ یاد رہے کہ سن 1990 سے انھوں نے اپنی اسمبلی جیت کا آغاز کیا تھا سن 1999 انتخاب میں کیلاش گورنٹیال نے کھوتکر کو 3884 ووٹوں سے شکست دی تھی تو سن 2004 کے انتخاب میں کھوتکر نے کیلاش گورنٹیال کو ساڑھے 16674 ووٹوں سے شکست دیکر بدلہ پورا کیا۔ سن 2009 اسمبلی انتخابات میں کیلاش گورنٹیال نے انھیں 21171 ووٹوں سے شکست دیکر انکا تناؤ بڑھا دیا جسکا حساب کتاب کرتے ہوئے کھوتکر نے انہیں صرف 296 ووٹوں سے نزدیکی ہار دے دی۔۔ تو سن 2019 اسمبلی انتخاب میں کیلاش گورنٹیال نے انہیں 25245 کے بڑے فرق سے شکست فاش دی۔۔ اخیر میں امسال سال کے اسمبلی انتخابات میں کھوتکر نے کیلاش گورنٹیال کو 31651 سے شکست دیکر اپناں بدلہ پورا کیا۔۔ کل پانچ مرتبہ منتخب ہونے کے ساتھ ارجن کھوتکر نے 1995 میں ٹیکسٹائل، انڈسٹری اور ٹورزم منسٹری تو 2014 میں ٹیکسٹائل، اینیمل ہسبینڈری ڈیولپمنٹ وزارات جیسے شعبوں میں وزارت کے فرائض انجام دیئے ۔۔ حالیہ دنوں میں انکی ایکناتھ شندھے سے ملاقات اس بات کی جانب اشارہ کر رہی ہیکہ وہ تیسری مرتبہ ریاستی وزیر بن سکتے ہیں۔۔

ریاست میں دوبارہ کنٹریکٹ بھرتیاں شروع کر کے بی جے پی اتحاد نے نوجوانوں کے خوابوں پر پانی پھیر دیا: نانا پٹولے

انتخابی نتائج کے دس دن گزرنے کے باوجود حکومت کی تشکیل نہیں ہوئی، مہایوتی نے ریاست کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا

ممبئی 2 / دسمبر (اسٹاف رپورٹر) ریاست میں تقریباً 5.2 لاکھ سرکاری عہدے خالی پڑے ہیں۔ مختلف محکموں میں پسماندہ طبقات کے لیے مخصوص نشستیں بھی پوری نہیں کی گئیں۔ اسمبلی انتخابات کے نتائج کو دس دن گزر چکے ہیں لیکن اب تک ریاست کے وزیر اعلیٰ کا عہدہ خالی ہے۔ بے روزگاری کی بڑی تعداد میں موجودگی کے باوجود حکومت نے ایک بار پھر کنٹریکٹ پر بھرتیوں کا آغاز کر کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے سرکاری ملازمت کے وعدے کو دھوکہ دیا ہے۔ کانگریس پارٹی نے اس پالیسی کی سخت مخالفت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتیوں کو فوراً منسوخ کیا جائے، بصورت دیگر سڑکوں پر احتجاج کیا جائے گا۔ یہ انتباہ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے دیا۔ اس معاملے پر بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ کانگریس پارٹی کنٹریکٹ پر بھرتیوں کی پالیسی کے سخت خلاف ہے۔ اس مسئلے پر کانگریس پارٹی ہمیشہ نوجوانوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی رہی ہے۔ اس سے پہلے بھی بی جے پی اتحاد کے دوران کنٹریکٹ پر بھرتیوں کی پالیسی کی شدید مخالفت کی گئی تھی۔ گزشتہ حکومت کے ڈپٹی وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے اعلان کیا تھا کہ کنٹریکٹ پر بھرتیاں نہیں کی جائیں گی اور 31 / اکتوبر 2023 / کو اس فیصلے کو منسوخ بھی کیا تھا۔ اس کے باوجود محکمہ صحت اور ایم پی ایس سی کے ذریعے کنٹریکٹ پر کلرک اور ٹائپسٹ کی بھرتی کے لیے اجازت دی گئی۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بی جے پی کی 'کرنی' اور 'کتھنی' میں ہمیشہ فرق ہوتا ہے۔ اب بھی امراوتی ضلع سیشن کورٹ اور ایس ٹی کارپوریشن ایوت محل ضلع کے ارنی ڈویژنل آفس میں کنٹریکٹ پر بھرتیوں کے لیے اشتہار دیے گئے ہیں۔ بی جے پی اتحاد کے دور میں تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے عہدوں پر بھی کنٹریکٹ پر بھرتیوں کے لیے اشتہار شائع کیے گئے تھے۔ خاص بات یہ ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتیوں کے معاہدے بی جے پی کے حامیوں کی کمپنیوں کو دیے جاتے ہیں۔ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی اتحاد نے سرکاری ملازمتوں کا وعدہ کیا تھا لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی یہ وعدہ بھول چکی ہے۔ ریاست میں بے روزگاری کا مسئلہ شدت اختیار کر چکا ہے لیکن بی جے پی کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ انتخابات کے بعد اب تک حکومت تشکیل نہیں دی گئی، لیکن ایس ٹی کارپوریشن نے فوری طور پر کرایوں میں اضافہ کر کے عوام کی جیب پر بوجھ ڈال دیا ہے۔ بی جے پی حکومت نے عوام کو لوٹنے کا کام ابھی سے شروع کر دیا ہے۔ کنٹریکٹ پر بھرتیاں اور ایس ٹی کرایوں میں اضافے کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ حکومت لاڈلی بہن کی اسکیم، کسانوں کی قرض معافی، بجلی بل معافی یا زرعی اجناس کے لیے ضمانتی قیمت جیسے وعدے پورے کرے گی۔ نانا پٹولے نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی اتحاد نے ریاست کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے۔

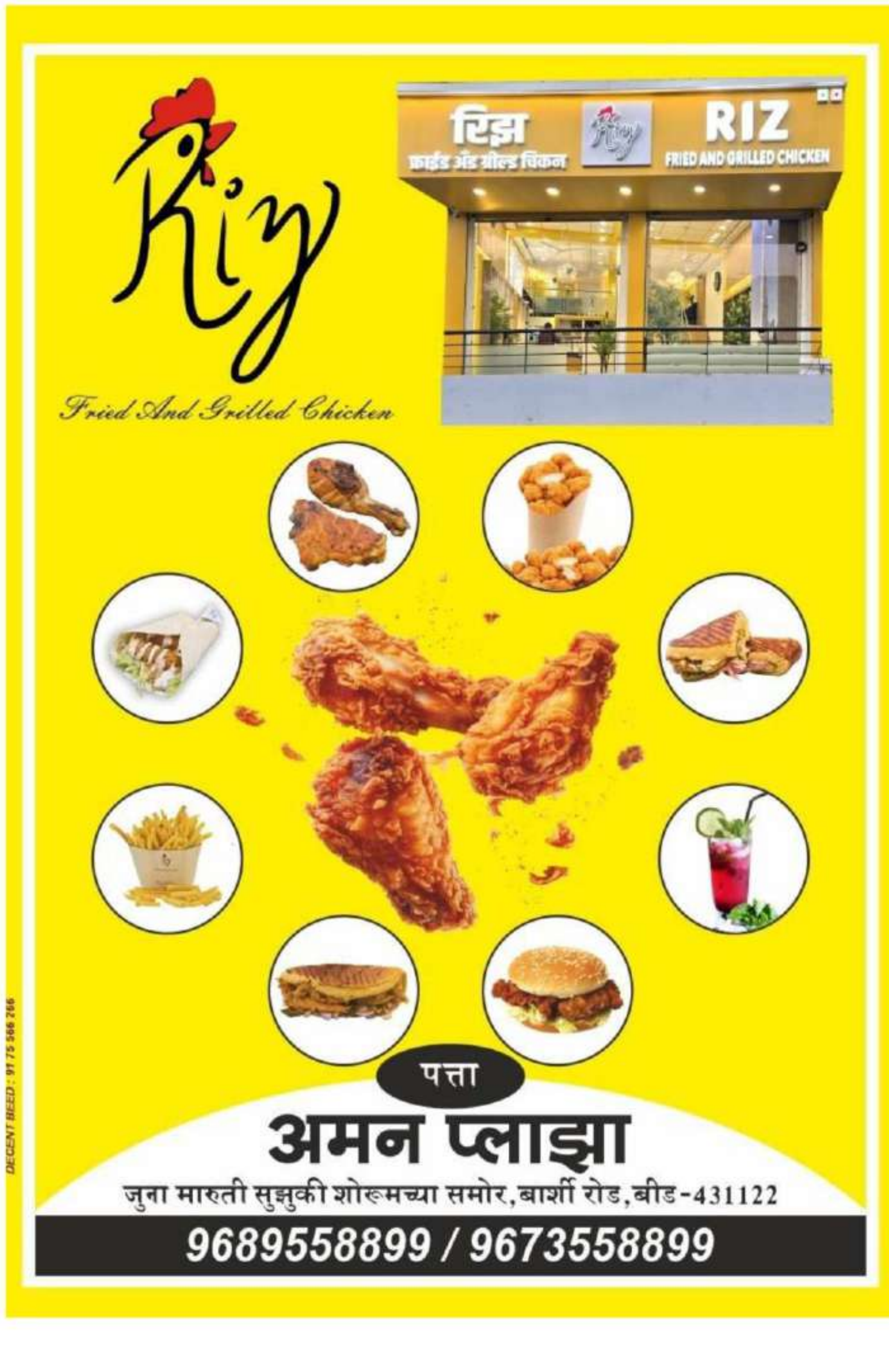

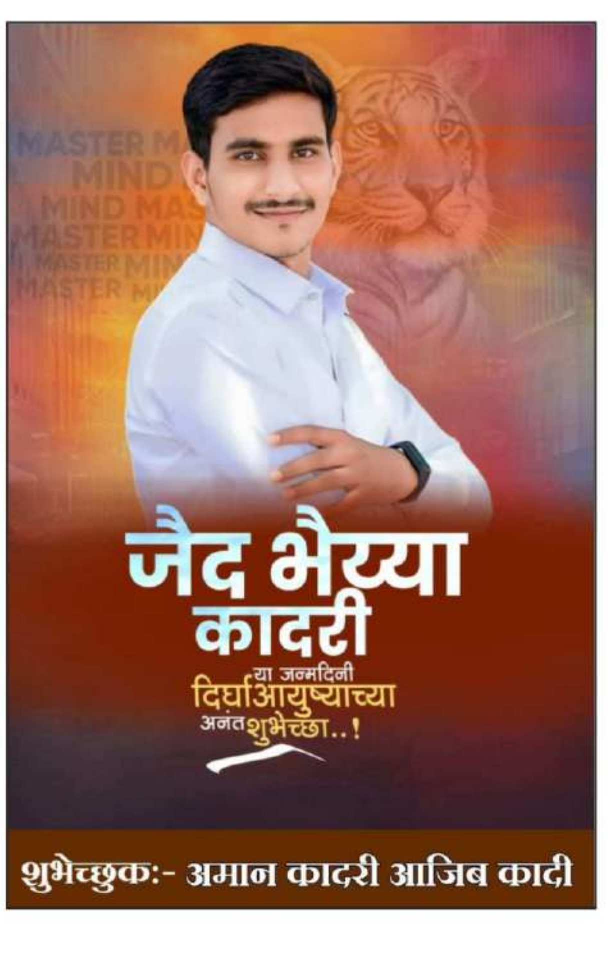

انتخابی عمل کو شفاف بنانے کے لیے وزیر قانون کو

چیف الیکشن کمشنر تقرری کمیٹی سے باہر کیا جائے: اسد الدین اویسی

اورنگ آباد، 2 دسمبر (یو این آئی) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (ایم آئی ایم) کے سربراہ اسد الدین اویسی نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس کے دوران ملک میں انتخابات کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے وزیر قانون کو اس کمیٹی سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا، جو چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کا تقرر کرتی ہے۔ اویسی نے الزام عائد کیا کہ نریندر مودی حکومت نے سی ای سی کی تقرری کرنے والی کمیٹی کے آئین میں تبدیلی کی ہے، جس کی وجہ سے انتخابی عمل پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو اس کمیٹی سے باہر کر کے وزیر قانون کو شامل کر لیا ہے، جس سے انتخابی عمل کی غیر جانبداری پر شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ اویسی کا کہنا تھا کہ سیاسی جماعتوں اور عوام کو تب ہی انتخابی عمل پر اعتماد ہوگا جب وزیر اعظم، قائد حزب اختلاف، اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اس کمیٹی میں شامل ہوں۔ اویسی نے اس تبدیلی کو حکومت کی جانب سے انتخابی افسران کو من مانی طریقے سے منتخب کرنے کی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات میں ووٹروں میں کھلے عام پیسے تقسیم کیے گئے، اور ان کے امیدوار امتیاز جلیل نے اس سلسلے میں الیکشن کمیشن کو تحریری شکایت اور ویڈیو فراہم کی۔ تاہم، اویسی نے الزام لگایا کہ اس کے بجائے جلیل کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ الیکشن کمیشن نے انتخابی دوران دیے گئے متنازعہ بیانات جیسے "صلیبی جنگ"، "زعفران کے خلاف فتویٰ"، "ووٹ جہاد"، اور "بٹیں گے تو کٹیں گے" کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اویسی نے سوال اٹھایا کہ اگر انتخابات میں پیسے کی بارش ہوئی اور اس قسم کے بیانات دیے گئے تو پھر اس انتخاب کو شفاف کیسے کہا جا سکتا ہے؟ اویسی نے کہا کہ عوام کا الیکشن کمیشن پر اعتماد تب ہی بحال ہوگا جب وی وی پی اے ٹی (ویو ایبل ویوٹیجر پرننگ آٹومینٹڈ ٹیکنالوجی) کے ذریعے 100 فیصد ووٹوں کی تعداد ظاہر کی جائے۔

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اویسی نے کہا کہ بھاگوت ہندوؤں کی آبادی بڑھانے کے لیے لاڈکی بہن یوجنا جیسی اسکیم کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اویسی نے کہا کہ مسلم کمیونٹی کی شرح پیدائش میں بھی کمی آئی ہے، لیکن بعض بی جے پی ممبران پارلیمنٹ ایک طرف تو یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ جن کے دو بچے ہیں انہیں ہی سرکاری اسکیم کا فائدہ ملنا چاہیے، تو دوسری طرف بھاگوت ہندوؤں پر زور دے رہے ہیں۔

مسلم عبادت گاہوں کے خلاف جاری شر انگیزی کی سرکاری سرپرستی ملک کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے

صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی نے درگاہ اجمیر شریف پر مندر کے دعوی کو ہندستان کے قلب پر حملہ سے تعبیر کیا

نئی دہلی: خواجہ خواجگان سلطان الہند حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ کی درگاہ پر مندر کے دعوی کو صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے ہندستان کے قلب پر حملے سے تعبیر کیا ہے۔ مولانا مدنی نے حکومت سے ملک بھر میں مساجد کے سلسلے میں جاری شر انگیزی پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے، انھوں نے اس سلسلے میں اترکاشی (اتراکھنڈ) کی جامع مسجد کے خلاف مہم اور مقامی انتظامیہ کی طرف سے فرقہ پرستوں کو پنچایت کی اجازت دیے جانے پر سخت تنقید کی ہے اور کہا کہ ایسے لوگوں کو ہر جگہ حکومتوں کی سرپرستی حاصل ہے، جس کے نتائج ملک میں انارکی اور نفرت کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ انھوں نے مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے عناصر کی سرپرستی سے باز آئیں، ورنہ تاریخ ان کی اس روش کو معاف نہیں کرے گی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جہاں تک اجمیر شریف کی درگاہ کا معاملہ ہے تو اس سلسلے میں کیا جانے والا یہ دعوی مضحکہ خیز اور لائق ملامت ہے، ایسے دعوی کو عدالت سے فوراً خارج کر دیا جانا چاہیے تھا۔ مولانا مدنی نے خواجہ صاحبؒ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت خواجہ صاحب "فقیر بے نوا" تھے، جنھوں نے کسی اقلیم پر حکومت نہیں کی بلکہ انھوں نے دلوں پر حکومت کی، اسی وجہ سے آپ 'سلطان الہند' کہلائے۔ ایک ہزار سال سے آپ اس ملک کی پہچان ہیں اور آپ کی شخصیت امن کے پیغامبر کے طور پر معروف ہے۔ غریبوں کی بندہ پروری کی وجہ سے عوام نے آپ کو غریب

نواز کا بھی لقب دیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کا سب سے اہم پہلو خلق خدا سے محبت ہے۔ انسانی اخوت، مساوات اور غریب نوازی کی ہمہ گیر روایات جو انھوں نے قائم کیں، وہ بلالحاظ مذہب و ملت تمام ہندستانیوں کا یکساں ورثہ ہے۔ ان کے یہاں انسانی خدمت میں مسلموں اور غیر مسلموں میں کوئی تفریق نہ تھی۔ ان کے دروازے جس طرح مسلمانوں پر کھلے ہوئے تھے، اسی طرح دوسرے مذاہب والوں پر بھی کھلے رہے اور کسی امتیاز کے بغیر اپنی محبت سے دلوں میں گرمی اور دماغوں میں تازگی بخشتے رہے۔ ہندستان کے عظیم مفکر مسٹر سی راجگوپال اچاریہ (اولین ہندستانی گورنر جنرل) نے درگاہ کی زیارت کے موقع پر کہا تھا کہ انھوں نے عظیم کردار، محبت کی نگاہ اور شفقت کی زبان میں اس طرح سے لوگوں سے بات کی کہ لوگوں کے دل بدل دیے، مہاتما گاندھی نے ۱۹۲۲ء میں اجمیر شریف کے دورے کے وقت کہا تھا کہ خواجہ صاحب کی زندگی انسانوں سے محبت کی روشن زندگی ہے، سچائی پھیلانے کا ان کا اپنا ایک مشن تھا، لیکن ان کا سارا جیون اہنسا کا اپدیش دیتا ہے۔

پولنگ اسٹیشن پر ووٹرز کی تعداد بڑھانے کا معاملہ، سپریم کورٹ کی الیکشن کمیشن سے وضاحت طلب

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے پولنگ اسٹیشن پر ووٹروں کی تعداد 1200 سے بڑھا کر 1500 کرنے کے فیصلے پر الیکشن کمیشن سے پیر کو وضاحت طلب کی ہے چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور سنجے کمار کی بنچ نے اندو پرکاش سنگھ کی طرف سے دائر پی آئی ایل پر الیکشن کمیشن کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل منیندر سنگھ سے کئی سوالات پوچھے بنچ نے سنگھ (الیکشن کمیشن) سے پوچھا کہ اگر 1500 سے زیادہ ووٹر پولنگ بوتھ تک پہنچیں گے تو اس پر مسٹر سنگھ نے کہا کہ ایسا فیصلہ کرنے سے پہلے تمام سیاسی جماعتوں سے مشورہ کیا جاتا ہے۔ بنچ نے یہ بھی پوچھا کہ ایک پولنگ سٹیشن میں ایک سے زیادہ پولنگ اسٹیشن ہو سکتے ہیں، اس لئے کیا یہ پالیسی ایک پولنگ اسٹیشن پر بھی لاگو ہوگی۔ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو مختصر حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی اور درخواست پر اگلی سماعت کے لیے 17 جنوری 2025 کی تاریخ مقرر کی۔ اس سے قبل 27 اکتوبر کو سینئر ایڈوکیٹ ابھیشیک سنگھوی درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے، نے دلیل دی تھی کہ ووٹروں کی تعداد 1,200 سے بڑھا کر 1,500 کرنے سے پسماندہ گروہوں کو انتخابی عمل سے باہر کر دیا جائے گا کیونکہ ایک شخص کو اپنا ووٹ ڈالنے میں زیادہ وقت لگے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ پولنگ اسٹیشنوں پر لمبی قطاریں اور طویل انتظار ووٹرز کو ووٹ ڈالنے سے روکیں گے، انہوں نے دعویٰ کیا کہ فیصلہ (پولنگ اسٹیشنوں پر ووٹروں کی تعداد میں اضافہ) من مانی ہے اور اعداد و شمار پر مبنی نہیں ہے۔ پی آئی ایل میں ملک بھر میں ہر حلقے کے ہر پولنگ اسٹیشن پر ووٹروں کی تعداد بڑھانے کی الیکشن کمیشن کی تجویز کو چیلنج کیا گیا ہے۔

ملک کی معیشت کے حوالے سے حکومت پر راہل گاندھی کا سخت حملہ

نئی دہلی: کانگریس لیڈر اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے حکومت پر قومی معیشت کی حالت خستہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ عوام بگڑتی ہوئی معیشت کا بوجھ سے بے حال ہیں۔ مسٹر راہل گاندھی نے کہا "ملک کی معیشت کی حالت خراب ہے، لوگوں کی حالت دگرگوں ہو رہی ہے۔ اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے نئی سوچ اور کوئی وقت ضائع کیے بغیر کاروبار کے لیے نئی ڈیل کی ضرورت ہے۔" اس کے ساتھ، انہوں نے چارٹ بھی پوسٹ کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "جی ڈی پی 5.4 فیصد ہے جو دو سالوں میں سب سے کم ہے اور روپیہ 84.50 روپے فی ڈالر کی سطح پر پہنچ گیا ہے جو ریکارڈ کم ترین سطح ہے۔

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کا دوہرا معیار

چھوٹے کاروباریوں کے غیر قانونی بینرز ہورڈنگز پر ایکشن

مگر سیاست دانوں کے نیک خواہشات کے بینرز پر رعایت

بھیونڈی (شارف انصاری): - بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر اور کمشنر اجے ویدیا کے حکم پر افسران نے میونسپل کارپوریشن علاقے میں غیر قانونی تعمیرات کے ساتھ ساتھ شہر میں لگائے گئے غیر قانونی بینر ہورڈنگس کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے۔ گزشتہ دو دنوں میں میونسپل کارپوریشن کی دو پربھاگ کمیٹی کے اسسٹنٹ کمشنر نے شہر میں غیر قانونی طور پر بینرز لگانے والے مجموعی طور پر 18 افراد کے خلاف مختلف تھانوں میں مقدمات درج کرائے ہیں۔ اس کارروائی سے غیر قانونی تعمیرات کرنے والوں اور بغیر اجازت بینر ہورڈنگ لگانے والوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ لیکن شہریوں کا الزام ہے کہ میونسپل کارپوریشن شہر میں قائدین کی جانب سے لگائے گئے غیر قانونی نیک خواہشات کے بینرز پر کارروائی کو نظر انداز کر رہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق پربھاگ کمیٹی 1 کے اسسٹنٹ کمشنر راجندر ورلیکر اور ان کی ٹیم نے کل شام 5 بجے کے قریب نائیگاؤں علاقہ میں تین غیر قانونی بینر لگانے والوں کے خلاف شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا ہے۔ مذکورہ کارروائی کے بعد شہر میں چرچا ہے کہ کارپوریشن کارروائی میں دوہرا معیار اپنا رہی ہے۔

اردو کارواں کا مقابلہ "ادائیگی غزل" شعراء کی تربیت و مشق کا ایک بہترین ذریعہ: احمد وصی

ممبئی: اردو کارواں کے عشرۂ اردو کا چوتھا پروگرام بالخصوص نوجوان شعراء کے نام رہا۔ مقابلہ، ادائیگی غزل کا انعقاد اردو کارواں با اشتراک بزمِ یارانِ ادب" دفتر ایس آئی او کرلا پائپ روڈ پر ہوا۔ ابتداء میں صدر اردو کارواں فرید احمد خان نے مہمان خصوصی احمد وصی و جملہ منصفین کا تعارف کراتے ہوئے پروگرام کی غرض و غایت بیان کی۔ انہوں نے پروگرام میں اشتراک کر رہی بزم یاران ادب تنظیم کے نوجوان شعراء کی ادب کی خدمات کا اعتراف بھی کیا۔ اس پروگرام میں اظہار خیال کرتے ہوئے مہمان خصوصی سینئر شاعر احمد وصی نے کہا کہ "اردو کارواں کا مقابلہ دائیگی غزل شعراء کی تربیت اور مشق کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس مقابلے میں اتنی بڑی تعداد میں شعراء حصہ لے کر تحت اور ترنم میں غزل سنائیں گے یہ دیکھ کر میں حیرت زدہ ہوں۔ ممبرا سے تشریف فرما بزرگ شاعر ہنگامہ اعظمی نے اپنے مخصوص دل پذیر انداز میں اشعار کہہ کر محفل میں نیا رنگ بھر دیا۔ واضح رہے کہ اس پروگرام میں رجسٹریشن قبل از پروگرام کے تحت 30 شعراء نے مقابلے میں حصہ لیا جن میں اکثریت نے تحت میں غزل پڑھی اور کچھ شعراء نے بہت ہی دلکش انداز میں ترنم میں غزل سنائی۔ اس طویل مقابلے میں بطور منصف ڈاکٹر قمر صدیقی، ڈاکٹر ذاکر خان ذاکر، ڈاکٹر مزمل سرکھوت اور معروف غزل گلوکارہ شبانہ شیخ نے حصہ لیا۔ جج حضرات نے اپنے تاثرات میں اردو کارواں کے ذریعے اس نادر المثال مقابلے کے انعقاد پر دلی مبارک باد دیتے ہوئے مقابلے کے شرکاء کے مثبت اور منفی پہلو اجاگر کیے۔ خاص طور پر تلفظ، مخرج، اشعار کی بحروں اور ایسے الفاظ کے خوبصورت برملا استعمال پر زور دیا جن کے استعمال سے اشعار بامعنی بھی رہے اور ان کی نزاکت اور معنی بھی برقرار رہیں۔ اس مقابلے میں ممبئی، ممبرا اور ملکاپور سے بھی شرکت ہوئی۔ چار گھنٹے تک چلنے والے اس مقابلے میں اردو کارواں ممبئی کے مجلس عاملہ کے اراکین پرنسپل سائرہ خان محسن ساحل، ظفر عباس نے شرکت کی اور پروگرام کی تیاریوں میں بزم یاران ادب کے نوجوان شعراء بالخصوص توصیف کاتب، بلال تیغی اور کیف بنارسی کا ساتھ دیا۔ آر ڈی ایڈ کالج آف ایجوکیشن، امام باڑا کے وسیم شیخ سر نے پروگرام کے تکنیکی معاملات میں معاونت کی۔ پروگرام میں خوبصورت انداز میں نوجوان شاعر کیف بنارسی نے نظامت کی۔

کپواڑہ میں دو منشیات فروشوں کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمات درج

سری نگر: منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاؤن کو جاری رکھتے ہوئے پولیس نے کپواڑہ میں دو بدنام زمانہ منشیات فروشوں کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمے درج کئے ہیں۔ پولیس ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ کپواڑہ پولیس کے تیار کردہ ڈوزیئر کی بنیاد پر صوبائی کمشنر کشمیر سے نظر بندی کے باضابطہ احکامات حاصل کرنے کے بعد پولیس نے کپواڑہ میں دو بدنام زمانہ منشیات فروش جن کی شناخت فیاض احمد ڈار ولد غلام احمد ڈر اساکن بلمت پورہ اور ماجد رحمن ولد عبدالرحمن خان ساکن چھل گنڈ ہائی ہامہ کے بطور کی گئی کے خلاف پی آئی ٹی این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمے درج کئے ہیں۔ موصوف ترجمان کے مطابق دونوں اس وقت ضلعی جیل پونچھ اور کٹھوعہ میں مقید ہے۔

آل انڈیا علماء بورڈ کی عوام، سماجی تنظیموں اور جماعتوں سے اپیل

عبادت گاہوں سے متعلق قانون کے نفاذ کے لیے

وزیر اعظم کو خط لکھنے کی درخواست کی

بھیونڈی (شارف انصاری): - آل انڈیا علماء بورڈ نے ایک اہم پریس کانفرنس کے دوران عوام، سماجی تنظیموں (این جی اوز) اور مختلف جماعتوں کے نمائندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ وزیر اعظم کو مکتوب لکھ کر 1991 کے عبادت گاہوں کے قانون کو سختی سے نافذ کرنے کا مطالبہ کریں۔ اس قانون کا مقصد مذہبی مقامات کی تاریخی حیثیت کو برقرار رکھنا اور ملک میں امن اور ہم آہنگی قائم کرنا ہے۔ مولانا نوشاد احمد صدیقی نے کہا کہ "یہ قانون انتہائی اہم ہے، کیونکہ یہ 15 اگست 1947 کے حالات کے مطابق عبادت گاہوں کو تبدیل کرنے سے روکتا ہے۔ ہم تمام ذمہ داران سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس حساس معاملے پر آواز اٹھائیں اور خطوط بھیجیں۔ وزیر اعظم کو اس قانون کے تحفظ کی اہمیت کی وضاحت کریں۔ مولانا شمیم اختر ندوی نے کہا کہ "اس قانون کی سختی سے پابندی نہ صرف مذہبی ہم آہنگی کے لیے ضروری ہے بلکہ ملک کے مستقبل کو تنازعات سے بچانے کے لیے بھی لازمی ہے۔ اس سلسلے میں عوام اور تنظیموں کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی ہوگی۔" علامہ بوبائی حسنی (جنرل سکریٹری، آل انڈیا علماء بورڈ) نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مساجد، مندروں اور دیگر عبادت گاہوں کی تاریخی حیثیت کو برقرار رکھنا ملک کے امن کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ہندوستان کا ایک اقدام" یہ ایک منصفانہ اور سیکولر کردار کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔" ڈاکٹر عبدالقادر سید مہاراشٹر جنرل سکریٹری نے کہا کہ "عوامی دباؤ اور بڑے پیمانے پر اپیل کے ذریعے حکومت پر دباؤ ڈالنا ضروری ہے تا کہ اس قانون پر سختی سے عمل کیا جائے۔ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیں۔ آل انڈیا علماء بورڈ نے زور دیا ہے کہ ملک کے عوام اور تمام سماجی تنظیموں کو اس حساس مسئلہ پر اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے اور جلد از جلد وزیر اعظم کو خط بھیجنا چاہئے۔ یہ قدم نہ صرف داخلی امن اور ہم آہنگی کے لیے بلکہ بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی مثبت شبیہ کو برقرار رکھنے کے لیے بھی اہم ہے۔

ہیمنت سورین کو ملی ممتا بنرجی سے ٹینشن

نئی دہلی: جھارکھنڈ میں جے ایم ایم کی قیادت میں انڈیا کولیشن حکومت قائم ہوئی ہے۔ ہیمنت سورین نے 28 نومبر کو وزیر اعلی کے عہدے کا حلف لیا تھا۔ اس دوران مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی بھی موجود تھیں لیکن کچھ ہی دنوں بعد بنگال اور جھارکھنڈ کی حکومتیں آمنے سامنے آ گئیں۔ دراصل، ممتا حکومت نے آلو کی کھیپ کو روک دیا ہے، جس کے بعد سی ایم ہیمنت سورین حرکت میں آئے اور اس مسئلے کو فوری حل کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ جھارکھنڈ کے سی ایم او نے ٹویٹ کیا کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے بنگال کی سرحد پر آلو گاڑیوں کے روکنے کی خبر کا نوٹس لیتے ہوئے چیف سکریٹری کو اس معاملے کو حل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس معاملے میں جھارکھنڈ کے چیف سکریٹری کی مداخلت کے بعد مغربی بنگال کے چیف سکریٹری نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے اور معاملے کو جلد نمٹانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

جنسی ہراسانی کیس: انتظامیہ کمیٹی کے ارکان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواست

باندرہ کے پوش اوٹرس کلب میں مبینہ طور پر جنسی زیادتی کا نشانہ بننے والی نابالغ کے والد نے سیشن کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا

ممبئی: باندرہ کے پوش اوٹرس کلب میں مبینہ طور پر جنسی زیادتی کا نشانہ بننے والی نابالغ کے والد نے سیشن کورٹ کے سامنے ایک احتجاجی درخواست دائر کی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ پولیس نے مطلوب ملزمین کلب کی مینیجنگ کمیٹی (ایم سی) اور ڈسپلنری کمیٹی (ڈی سی) کے ارکان کے کردار کی تحقیقات کرنے اور ان کا نام سپلیمنٹری چارج شیٹ میں نامزد کرنے میں کیسے ناکام رہی۔ گزشتہ سال ستمبر میں والد نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کی بیٹی کو باورچی خانے کے ملازم نے جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا تھا۔ کلبھوشن کے نوٹس میں لانے کے باوجود ایم سی نے ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ مزید یہ کہ پولیس نے کارروائی کی اور ملزم ملازم کو تب ہی گرفتار کر لیا جب والد نے ممبئی ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ پولیس نے مزید تفتیش کے بعد ضمنی چارج شیٹ داخل کی تاہم مطلوب ملزم کا نام نہیں بتایا۔ لہٰذا والد نے ایڈوکیٹ فیض مرچنٹ کے ذریعے سیشن کورٹ میں ایک احتجاجی درخواست دائر کی جو اس کیس سے منسلک ہے۔ والد نے کہا کہ اس نے خاص طور پر جرم میں ایم سی ممبران کے کردار کو بے نقاب کیا ہے اور متعلقہ ڈی سی پی سے درخواست کی ہے کہ وہ ضمنی چارج شیٹ داخل کرتے وقت مینجنگ کمیٹی کے ممبران کے خلاف الزامات شامل کریں۔ ابتدائی طور پر، چارج شیٹ صرف گرفتار ملزم، کچن ورکر کے خلاف دائر کی گئی تھی۔ پولیس نے مطلوب شریک ملزمان کے خلاف ضمنی چارج شیٹ داخل کرنے کی اجازت طلب کی۔ درخواست گزار نے ڈی سی پی کو ایک خط بھی لکھا تھا جس میں ان سے مطلوب ملزمان کے خلاف ایل او سی جاری کرنے کی درخواست کی گئی تھی کیونکہ وہ ملک سے فرار ہو گئے تھے، اس طرح مزید تفتیش میں رکاوٹ پیدا ہوئی"۔ والد نے اپنے وکیل کے ذریعے آئی او کو ایک خط بھی لکھا جس میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ تفتیشی افسران کس طرح مطلوب شریک ملزمان کو بچا رہے تھے اور اس وقت کے ڈی سی پی زون IX کا دفتر معزز ہائی کورٹ کی ہدایات کے مطابق نہیں تھا۔ مخالف تحقیقات کی نگرانی کر رہا تھا۔

جمہوریت کیلئے ملک نے توسیع پسندانہ ذہنیت سے دوری رکھی، مگر۔۔۔

جاوید جمال الدین

جاوید جمال الدین ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ایک جامع معاشرے کی تعمیر کے لیے جمہوریت سے بڑا کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ یہ ہمارے ڈی این اے، ہمارے وژن اور ہمارے طرز عمل میں شامل ہے۔ ملک کبھی بھی توسیع پسندانہ ذہنیت کے ساتھ آگے نہیں بڑھا، وہ دوسروں کے وسائل پر قبضہ کرنے سے ہمیشہ دور رہا ہے، ملک ہمیشہ سے اعتماد اور شفافیت کے اصولوں پر کارفرما رہا ہے اور اس نے ہمیشہ کسی بھی ایسے ملک کی مدد کرنے کی ایماندارانہ کوشش کی ہے، جو کسی بھی بحران کا سامنا کر رہا ہے، وزیر اعظم نریندر مودی جارج ٹاؤن میں گیانا کی پارلیمنٹ کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ملک کی رہنمائی " جمہوریت اور انسانیت سب سے پہلے" کے فلسفے سے ہوئی ہے، جب کہ ایک وشو بندھو یا دنیا کے دوست کے طور پر اپنے فرائض کی انجام دہی کر رہے ہیں۔ مودی نے دنیا پر زور دیا کہ وہ پیچیدہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے" جمہوریت اور انسانیت پہلے" کے منتر کے ساتھ آگے بڑھیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اس کا مطلب ہے سب کو ساتھ لے کر چلنا، اور ایسے فیصلے کرنا جو انسانیت کی بڑی بھلائی کے لیے۔ ''جمہوریت پہلے'' کا جذبہ ہمیں سب کو ساتھ لے کر چلنے اور ایک دوسرے کی ترقی میں شراکت دار بننے کا درس دیتا ہے۔ ''سب سے پہلے انسانیت'' ہماری فیصلہ سازی کی رہنمائی کرتی ہے۔ جب ہم اپنی فیصلہ سازی کی بنیاد انسانیت کو پہلے بناتے ہیں تو اس کے نتائج انسانیت کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔" دنیا کے لیے، یہ تنازعات کا وقت نہیں ہے۔ یہ وقت ان حالات کی نشاندہی کرنے اور انہیں ختم کرنے کا ہے، جو تصادم کا باعث بنتے ہیں... چاہے یہ خلا ہو یا سمندر، یہ عالمگیر تعاون کے موضوع ہونے چاہئیں، عالمی تنازعہ نہیں، جب بھی کسی بھی ملک کو بحران کا سامنا کرنا پڑا ہے، ہندوستان سب سے پہلے پہنچا ہے۔ یہ ہماری اقدار ہیں۔ ہم نے کبھی بھی خود غرضی کے ساتھ آگے نہیں بڑھے ہیں، اور ہمارے پاس کبھی توسیع پسندانہ ذہنیت نہیں رہی۔ ایک جامع معاشرے کی تعمیر کے لیے جمہوریت سے بڑا کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ ہندوستان اور گیانا نے دکھایا ہے کہ جمہوریت صرف ایک قانون یا انتظام نہیں ہے۔ یہ ہمارے ڈی این اے، ہمارے وژن اور ہمارے طرز عمل میں ہے۔ اپنے خطاب میں، مودی نے پہلے جواب دہندہ کے طور پر ہندستان کے کردار اور بحران کا سامنا کرنے والے کسی بھی ملک کی مدد کے لیے پہنچنے کے اس کے رجحان پر روشنی ڈالی، خواہ وہ تنازعات کے حالات ہوں، قدرتی آفات ہوں یا کووڈ-19 وبائی امراض کے دوران 150 سے زائد ممالک کو مدد کے ساتھ انہیں ویکسین اور ادویات فراہم کی گئیں۔ ان باتوں کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مودی جی نے اپنی مذکورہ بالا تقریر میں بڑی پیاری پیاری باتیں کی ہیں اور یہی نہیں بیرون ملک کے دورے پر وہ ہمیشہ غیر جانبداری مظاہرہ کرتے ہوئے، سب کا ساتھ سب کا وکاس جیسے نعرے لگاتے ہیں۔ خصوصی طور پر مسلم ممالک میں ان کا انداز مختلف ہوتا ہے اور وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے کی ترقی اور امن وامان پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے ہیں اور سب کی ترقی وفلاح وبہبود کے لیے یکساں کوشش کرتے ہیں، لیکن پہلے دور میں آہستہ آہستہ منصوبہ بندی کے بعد انہوں نے دوسرے میں ملک کی دوسری سب سے بڑی اکثریت کو کنارے کے لیے سنگھ پریوار اور ہمنوا تنظیموں کو کھلی چھوٹ دے دی اور ہر طرح سے درپردہ ہی نہیں بلکہ کئی موقعوں پر برسرعام اُن کا تعاون کیا ہے۔ دوسرے دور میں سخت مخالفت کے باوجود شریعت میں مداخلت کی اور تین طلاق کے مسئلہ کو چھیڑ دیا۔ جو کہ انتہائی تشویشناک امر تھا۔ اس کے بعد جموں کشمیر میں نافذ دفعہ 370، کو ختم کرتے ہوئے ریاست کی تقسیم بھی کر دی گئی ہے۔ اجودھیا میں تاریخی بابری مسجد کی شہادت کے بعد مودی کے دور میں عدلیہ نے عقیدے کی بنیاد پر اکثریت کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے رام مندر کی تعمیر کا حکم دے دیا اور وہیں مسجد کی تعمیر کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ خیر مودی کا سنگین دور اقلیتی فرقے کے لیے سخت ترین کہا جا سکتا ہے اور خصوصی طور پر اتر پردیش، آسام، اتراکھنڈ اور ہماچل پردیش میں مسلمانوں کو کہنا دوبھر کر دیا گیا ہے۔ اس مرتبہ اُن کی مساجد، قبرستان اور مزارات کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے، جو کہ ایک افسوسناک پہلو ہے۔ گیان واپی مسجد اور متھرا کی شاہی عیدگاہ مسجد کے معاملے میں متعدد مقدمات دائر کر دیئے گئے ہیں اور سرکاری پشت پناہی میں ایسی گم نام تنظیمیں ہر روز سر اٹھاتی ہیں، جنہیں کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔ اتر پردیش کے مسلم اکثریتی ضلع سنبھل کی شاہی مسجد کے تنازعہ کو دانستہ طور پر طول دیا جا رہا ہے۔ مقامی عدالت کے حکم پر 19، نومبر کو ہی کورٹ کمشنر نے اپنے عملہ کے ساتھ شاہی مسجد کا سروے کر لیا تھا۔ سنبھل کی شاہی جامع مسجد سے متعلق وہی گمراہ کن، بے بنیاد اور وہی جھوٹے دعوے کئے جا رہے ہیں، جس کی بنیاد پر صدیوں قدیم بابری مسجد کو شہید کر کے اس کی اراضی پر رام مندر تعمیر کیا گیا۔ سنبھل کی شاہی مسجد بھی صدیوں قدیم ہے، یہ گزشتہ ماہ تک غیر متنازعہ رہی، دو ہفتہ قبل ہی اس کے خلاف مذموم مہم کا آغاز ہوا۔ کیلا دیوی مندر کے مہنت رشی راج گری اور دیگر چند فرقہ پرست و مسلم دشمن عناصر نے مقامی عدالت میں عرضی دائر کرتے ہوئے یہ الزام عائد کیا کہ مغل حکمراں بابر نے سنبھل میں

واقع مندر منہدم کر کے اس اراضی پر شاہی مسجد تعمیر کی تھی۔ اس عرضی پر جتنی سرعت کے ساتھ عمل ہوا، وہ حیرت انگیز بھی ہے اور یہی عجلت حکومت، عدالت اور انتظامیہ کی سازباز بے نقاب کرنے کے لئے کافی ہے۔ پورے وثوق کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ مذکورہ مسجد کو متنازعہ بنانے کے لئے مکمل تیاری اور منصوبہ بندی کی گئی اور منظم طریقہ سے مسجد کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ 19 نومبر کو مقامی عدالت میں عرضی داخل ہوتی ہے اور اسی دن سماعت کے ساتھ عدالت مسجد کے سروے کا حکم بھی صادر کر دیتی ہے، عدالت کے حکم پر سروے بھی ہو جاتا ہے۔ ظاہری بات ہے کہ عدالت کے اس طرز عمل سے متعدد سوال سر اٹھاتے ہیں۔ عبادت گاہوں کے تحفظ کا قانون جو اس طرح کی سرگرمیوں اور تنازعات کے سد باب کے لئے 1991ء میں پارلیمنٹ میں منظور کیا گیا تھا، اس کے مطابق کسی ایسی عبادت گاہ کو چیلنج نہیں کیا جا سکے گا، جو 1947ء یا اس سے قبل کی ہوں۔ یعنی 1947ء میں اگر کوئی مندر تھا، مسجد تھی یا کسی اور فرقہ کی عبادتگاہ تھی، اس کی حیثیت کو عدالت میں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ قانون بابری مسجد کے تنازعہ کے مدنظر بنایا گیا تھا، لیکن اب اس قانون کی صریح خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور یہ خلاف ورزی عدالتیں کر رہی ہیں تو پھر کس پر کیا انگلی اٹھائی جا سکتی ہے؟ اتر پردیش میں ہی گیان واپی مسجد اور متھرا کی شاہی عیدگاہ و مسجد کے خلاف عدالتوں نے فرقہ پرست تنظیموں کی درخواستیں قبول کی ہیں۔ اب اسی ریاست میں سنبھل کی جامع مسجد کے خلاف بھی قانونی جنگ شروع کر دی گئی ہے۔ دو تین روز قبل راجستھان کے اجمیر شہر میں واقع مشہور حضرت معین الدین چشتی رح کے آستانہ کو بھی مندر قرار دیا جا رہا ہے، اس تعلق سے ایک عرضی علاقائی عدالت میں دائر کی گئی اور عدالت نے اسے ساعت کے لیے قبول بھی کر لیا گیا۔ مذکورہ مقامی عدالت اور دیگر عدالتیں اگر چاہتیں تو یہ درخواستیں فوری خارج کر سکتی تھیں، کیونکہ 1991ء کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ اس کے باوجود عدالتیں ایسی درخواستیں نہ صرف قبول کر رہی ہیں بلکہ ان کی سماعت بھی کر رہی ہیں۔ جب عدالتیں ہی آئین و قانون کی دھجیاں اڑانے پر تلی ہوں تو صورتحال کی سنگینی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سنبھل کی شاہی مسجد کا عدالتی حکم پر سروے بھی ہو چکا ہے، اس سروے میں مندر سے متعلق کوئی ثبوت یا ایسے کوئی آثار نہیں ملے جو ہندوؤں کے دعوے کو درست ثابت کر سکیں۔ اس پس منظر میں اہم سوال یہ ہے کہ جب سروے میں کچھ نہیں ملا تو پھر دوبارہ سروے کیوں کروایا جا رہا ہے؟ انتظامیہ کے ذریعے دوسری مرتبہ سروے کرنے کے مقصد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ سنبھل کی شاہی مسجد کا عدالتی حکم پر سروے بھی ہو چکا ہے، اس سروے میں مندر سے متعلق کوئی ثبوت یا ایسے کوئی آثار نہیں ملے جو ہندوؤں کے دعوے کو درست ثابت کر سکیں۔ اس پس منظر میں اہم سوال یہ ہے کہ جب سروے میں کچھ نہیں ملا تو پھر دوبارہ سروے کیوں کروایا جا رہا ہے؟ انتظامیہ دوسری مرتبہ سروے کرنے پر پابند کیوں ہے؟ کیا اس سے حکومت، عدالت، انتظامیہ اور فرقہ پرستوں کی بد نیتی اور مسلم دشمنی عیاں نہیں ہو رہی ہے؟ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے پہلے سروے کی مقامی مسلمانوں نے کوئی مخالفت نہیں کی، بلکہ مسجد کمیٹی نے اس سروے کے دوران مکمل تعاون کیا اور سروے کمشنر کو ان کے عملہ کا ساتھ مکمل آزادی دی کہ وہ جاہے جس طرح سروے کریں آپ کے کام میں دخل اندازی نہیں کی جائے گی۔ مسجد کمیٹی کے مطابق اس سروے میں کوئی ایسا سراغ یا ایسے آثار نہیں ملے جو ہندو فریق کے دعوے کو سچ ثابت کر سکے کہ یہاں کبھی کوئی مندر تھا۔ اس سروے کی رپورٹ سے مسلمان مطمئن تھے کہ اب یہ تنازعہ ختم ہو جائے گا، لیکن دوسری مرتبہ سروے کے حکم نے مسلمانوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔ سنبھل کی شاہی مسجد کا دوسری مرتبہ سروے کرنے کے لئے اتوار کو جیسے ہی سرکاری عملہ وہاں پہنچا مقامی مسلمانوں نے اس کی مخالفت شروع کر دی۔ مسلمانوں کی یہ مخالفت فطری ہے، کیونکہ جب ایک وقت سروے ہو چکا ہے تو پھر دوسرے سروے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ انتظامیہ کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ سرکاری عملہ مسلمانوں کو مطمئن نہیں کر سکا اور طاقت کے زور پر سروے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں مسلم نوجوان مشتعل ہو گئے، پولس کے لاٹھی چارج کے سبب صورتحال مزید سنگین ہو گئی، اسی دوران زبردست سنگباری اور آتشزنی بے سبب صورتحال مکمل طور پر بے قابو ہو گئی تو موقع پر موجود پولس نے راست فائرنگ کرتے ہوئے مسلم نوجوانوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ اطلاعات ہیں کہ پولس کی وحشیانہ فائرنگ کے نتیجہ میں چار مسلم نوجوان جاں بحق ہو گئے۔ ان کے سینے اور سر کو نشانہ بنایا گیا۔ سوال یہ ہے کہ اس پر تشدد تصادم کے لئے ذمہ دار کون ہے؟ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کا معاملہ اس ریاست میں طول پکڑتا جا رہا جہاں پہلے بابری مسجد کا مسئلہ پورے ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور یکجہتی وسالمیت کے لئے دہائیوں تک چیلنج بنا رہا، بابری مسجد کے بعد اب گیان واپی اور متھرا کی مساجد کا تنازعہ ابھی جاری ہی ہے کہ اب سنبھل کی شاہی جامع مسجد کو دیدہ دانستہ متنازعہ بنانے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ معاملہ صرف اتر پردیش تک ہی محدود نہیں بلکہ ہماچل پردیش، اتراکھنڈ اور گجرات میں بھی مساجد، مدارس، مقابر یہاں تک کہ قبرستانوں کو بھی متنازعہ بنایا جا رہا ہے۔ 1991ء کے تحفظ عبادت گاہ قانون کو مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ عدالتیں مساجد کے خلاف درخواستیں قبول کر کے نہ صرف مذہبی مقامات کو متنازعہ بنانے والے مسلم دشمن عاصر کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں بلکہ مسلمانان ہند کے مذہبی جذبات کو بھی ٹھیس پہنچا رہی ہیں، یہ صورتحال ملک کے لئے تشویشناک ہے، انڈیا ٹی وی کے سینئر صحافی رجت شرما نے بھی دوبارہ سروے پر سوال اٹھایا، فوت ہونے والے نوجوانوں کے خاندان سے کسی ہمدردی کا اظہار نہیں کیا ہے۔ ورنہ مسلمانوں کو بھی ہر کوئی قصوروار قرار دے رہا ہے۔ بلکہ ذرائع ابلاغ بھی یہی بکواس کر رہا ہے حزب اختلاف کا رویہ بیان بازی تک محدود نظر رہا ہے۔ اس سنگین معاملہ میں اپوزیشن لیڈر شپ کو اس واقعہ پر شدید ردعمل ظاہر کرنا چاہئے، کیونکہ اگر خاموشی اختیار کر لی گئی تو مستقبل میں پتہ نہیں کہاں کہاں کھدائی کی اجازت دے دی جائے گی، اس لیے ضروری ہے کہ اس سلسلہ۔۔۔